السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کے ماموں خالد نے زید کی سوتیلی ماں زینب کا دودھ پیا ہے اب خالد کی لڑکی فاطمہ کا نکاح زید کے ساتھ درست ہوسکتا ہے یا نہیں؟

مستفتی اس سلسلے میں تمام مذاہب فقہی کے احکام معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے اس سے یہی معلوم ہوسکا کہ اس کا نکاح میں کوئی قباحت نہیں غالبا حنفیہ اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر واقعہ کے بیان کرنے میں غلطی نہیں ہوئی ہے اور صورت مرقومہ واقعہ کے مطابق ہے تو فاطمہ کا نکاح زید سے درست نہیں ہوسکتا۔ یہ نکاح باتفاق ائمہ اربعہ وجمہور محدثین وفقہا ناجائز ہے۔ زید کا ماموں اس کا سوتیلا رضاعی بھائی ہے اور خالد کی لڑکی فاطوہ زید کی سوتیلی رضاعی بھتیجی ہے یا یہ کہا جائے کہ زید فاطمہ کا سوتیلا رضاعی چچا ہے اور جس طرح اپنے سوتیلے نسبی بھائی یا بہن اور سوتیلے نسبی بھتیجے یا بھتیجی بھانجے بھانجی سے نکاح ناجائز ہے۔ لقول تعالی

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ... سورة النساء ۲۳

اسی طرح اپنے سوتیلے رضاعی بھائی یا بہن اور سوتیلے رضاعی بھتیجے بھانجے یا بھانجی سے بھی ناجائز ہے۔

رضاعت سے جس طرح مرضعہ اور رضیعہ کے درمیان حرمت ثابت ہوتی ہے کہ مرضعہ کے اصول رضیع کے اصول اور رضیع کے فروع مرضعہ کے فروع ہوجاتے ہیں ٹھیک اسی طرح مرضعہ کے شوہر (جس کے حمل کی وجہ سے مرضعہ میں یہ دودھ پیدا ہوا) اور اس رضیع کے درمیان بھی حرمت متحقق ہوتی ہے کہ اس رضاعی باپ کے اصول رضیع کے اصول ہوجاتے ہیں اور اس رضیع کے تمام فروع رضاعی باپ کے فروع ہوجاتے ہیں۔ اور مرضعہ اور اس کے شوہر کے بیٹے بیٹیاں (خواہ اس مرضعہ کے بطن سے پیدا ہوئے ہوں یا دوسری بیوی سے) اس رضاعی باپ کی اولاد رضیع کے سوتیلے رضاعی بھائی بہن کہے جائیں گے اس قاعدہ کی روسے خالد زید کی باپ اور اس کی سوتیلی ماں زینب کا رضاعی بیٹا ہوا اور خود زید کا وہ سوتیلا رضاعی بھائی ہوا اور فاطمہ زید کی سوتیلی رضاعی بھتیجی۔

فرض کیجئے اگر خالد زید کا ماموں نہ ہوتا بلکہ اجنبی ہوتا اور بجائے لڑکے کے لڑکی خالدہ نام کی ہوتی اور اس خالدہ نے زید کی سوتیلی ماں زینب کا دودھ پیا ہوتا تو بلاشبہ یہ خالدہ زید کی رضاعی سوتیلی بہن ہوتی اور اس کا نکاح زید سے درست نہیں ہوتا: وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ (النساء: 23) کیونکہ اخت رضاعیہ کی تین صورتیں ہیں

دو اجنبی لڑکے اور لڑکی کسی اجنبی عورت کا دودھ پییں۔ (1)

ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی نسبی ماں کا دودھ پیے۔ (2)

یا دوسرے کی سوتیلی ماں کا دودھ پیے۔ (3)

ہر ایک صورت پر اخت رضاعیہ صادق ہے۔ اور صورت مفروضہ میں خالد اور زید تیسری قسم میں داخل ہیں کہ خالدہ نے زید کی سوتیلی ماں زینب کا دودھ پیا ہے لہذا خالدہ کا نکاح زید سے درست نہیں ہوگا اور نہ ہی خالدہ کی لڑکی فاطمہ سے اس کا نکاح درست ہوسکتا ہے کیوں کہ وہ زید کی سوتیلی ماں کی رضاعی پوتی ہوتی ہے اور زید کی سوتیلی بہن کی بیٹی یعنی: زید کی سوتیلی بھانجی۔

صورت مسؤلہ میں چونکہ فاطمہ زید کی سوتیلی رضاعی بھتیجی ہے اور زید اس کا سوتیلا رضاعی چچا۔ اس لئے فاطمہ کا نکاح زید سے درست نہیں ہوسکتا۔

قال ابن قدامة في المغني (520/9) في شرح الخرقي: مَسْأَلَةٌ: قَالَ: (وَلَبَنُ الْفَحْلِ مُحَرِّمٌ) مَعْنَاهُ أَنَّ الْمَرْأَةَ إذَا أَرْضَعَتْ طِفْلًا بِلَبَنٍ ثَابَ مِنْ وَطْءِ رَجُلٍ حَرَّمَ الطِّفْلُ عَلَى الرَّجُلِ وَأَقَارِبِهِ، كَمَا يَحْرُمُ وَلَدُهُ مِنْ النَّسَبِ؛ لِأَنَّ اللَّبَنَ مِنْ الرَّجُلِ كَمَا هُوَ مِنْ الْمَرْأَةِ، فَيَصِيرُ الطِّفْلُ وَلَدًا لِلرَّجُلِ، وَالرَّجُلُ أَبَاهُ، وَأَوْلَادُ الرَّجُلِ إخْوَتَهُ، سَوَاءٌ كَانُوا مِنْ تِلْكَ الْمَرْأَةِ أَوْ مِنْ غَيْرِهَا، وَإِخْوَةُ الرَّجُلِ وَأَخَوَاتُهُ أَعْمَامَ الطِّفْلِ وَعَمَّاتِهِ، وَآبَاؤُهُ وَأُمَّهَاتُهُ أَجْدَادَهُ وَجَدَّاتِهِ قَالَ أَحْمَدُ لَبَنُ الْفَحْلِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَتُرْضِعَ هَذِهِ صَبِيَّةً وَهَذِهِ صَبِيًّا لَا يُزَوَّجُ هَذَا مِنْ هَذَا وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ، أَرْضَعَتْ إحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا، غُلَامًا، فَقَالَ: لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَمِمَّنْ قَالَ بِتَحْرِيمِهِ عَلِيٌّ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَطَاءٌ، وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَالْحَسَنُ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ، وَمَالِكٌ، وَالثَّوْرِيُّ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَإِسْحَاقُ، وَأَبُو عُبَيْدٍ، وَأَبُو ثَوْرٍ، وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ.

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: وَإِلَيْهِ ذَهَبَ فُقَهَاءُ الْأَمْصَارِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَجَمَاعَةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَرَخَّصَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَالنَّخَعِيُّ، وَأَبُو قِلَابَةَ

وَيُرْوَى ذَلِكَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غَيْرِ مُسَمَّيْنَ؛ لِأَنَّ الرَّضَاعَ مِنْ الْمَرْأَةِ لَا مِنْ الرَّجُلِ وَيُرْوَى عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، امْرَأَةُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي، فَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ فَحَدِّثِينِي أَرَاهُ وَالِدًا، وَمَا وَلَدَ فَهُمْ إخْوَتِي، ثُمَّ إنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إلَيَّ يَخْطُبُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتِي، عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَكَانَ حَمْزَةُ لِلْكَلْبِيَّةِ، فَقُلْت لِرَسُولِهِ: وَهَلْ تَحِلُّ لَهُ وَإِنَّمَا

ہِیَ ابۡنَۃُ اُخۡتِہٖ ؟ فَقَالَ عَبۡدُ اللّٰہِ : اِنَّمَا اَرَدۡتَ بِہٰذَا الۡمَنۡعَ لِمَا قِبَلَکَ ، اَنَا مَا وَلَدَتۡ اَسۡمَاءُ فَھُمۡ اِخۡوَتُکَ ، وَمَا کَانَ مِنۡ غَیۡرِ اَسۡمَاءَ فَلَیۡسُوا لَکَ بِاِخۡوَۃٍ ، فَاَرۡسِلۡ فَسَلۡ عَنۡ ہٰذَا ، فَاَرۡسَلَتۡ فَسَاَلَتۡ وَاَصۡحَابُ رَسُوۡلِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ - مُتَوَافِرُوۡنَ ، فَقَالُوا لَہَا : اِنَّ الرَّضَاعَۃَ مِنۡ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَیۡئًا فَاَنۡکَحۡتُہَا اِیَّاہُ ، فَلَمۡ تَزَلۡ عِنۡدَہٗ حَتّٰی ہَلَکَ عَنۡہَا وَلَنَا

مَا رَوَتۡ عَائِشَۃُ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا - «اَنَّ اَفۡلَحَ اَخَا اَبِی الۡقُعَیۡسِ اسۡتَاۡذَنَ عَلَیَّ بَعۡدَ مَا اُنۡزِلَ الۡحِجَابُ ، فَقُلۡتُ : وَاللّٰہِ لَا آذَنُ لَہٗ حَتّٰی اَسۡتَاۡذِنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ - فَاِنَّ اَخَا اَبِی الۡقُعَیۡسِ لَیۡسَ ہُوَ اَرۡضَعَنِیۡ ، وَلٰکِنۡ اَرۡضَعَتۡنِیۡ امۡرَاَۃُ اَبِی الۡقُعَیۡسِ ، فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوۡلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ - فَقُلۡتُ : یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیۡسَ ہُوَ اَرۡضَعَنِیۡ ، وَلٰکِنۡ اَرۡضَعَتۡنِیۡ امۡرَاَتُہٗ فَقَالَ ائۡذَنِیۡ لَہٗ ، فَاِنَّہٗ عَمُّکِ ، تَرِبَتۡ یَمِیۡنُکِ قَالَ عُرۡوَۃُ : فَبِذٰلِکَ کَانَتۡ عَائِشَۃُ تَاۡخُذُ بِقَوۡلِ : حَرِّمُوۡا مِنَ الرَّضَاعِ مَا یُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ» مُتَّفَقٌ عَلَیۡہِ وَہٰذَا نَصٌّ قَاطِعٌ فِیۡ مَحَلِّ النِّزَاعِ ، فَلَا یُعَوَّلُ عَلٰی مَا خَالَفَہٗ.

فَاَمَّا حَدِیۡثُ زَیۡنَبَ فَاِنۡ صَحَّ فَہُوَ حُجَّۃٌ لَنَا ، فَاِنَّ الزُّبَیۡرَ کَانَ یَعۡتَقِدُہَا ابۡنَتَہٗ وَتَعۡتَقِدُہٗ اَبَاہَا ، وَالظَّاہِرُ اَنَّ ہٰذَا کَانَ مَشۡہُوۡرًا عِنۡدَہُمۡ ، وَقَوۡلُہٗ مَعَ اِقۡرَارِ اَہۡلِ عَصۡرِہٖ اَوۡلٰی مِنۡ قَوۡلِ ابۡنِہٖ وَقَوۡلِ قَوۡمٍ لَا یُعۡرَفُوۡنَ.

وذکرابن قدامۃ نحو ما تقدم فی 317/11 ایضا وفیہ : وجمیع اولاد الرجل الذی انتسب الحمل الیہ من المرضعۃ ومن غیرھا اخوہ المرتضع واخواتہ الخ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 215

محدث فتویٰ